السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمرات میں سے کس کس جمرہ کے پاس دعا کرنا مشروع ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر دعا کرنا مسنون ہے۔ چنانچہ حدیث نبوی ہے کہ اللہ کے رسول جب اس جمرہ کی رمی کرتے جو منیٰ کی مسجد کے قریب ہے تو سات کنکریوں سے رمی کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے تھے۔ پھر دوسرے جمرے (وسطیٰ) کے پاس آتے، یہاں بھی سات کنکریوں سے رمی کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔ پھر بائیں طرف نشیبی جگہ اتر جاتے اور وہاں بھی قبلہ رُخ کھڑے ہوتے اور ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے رہتے۔ پھر جمرہ عقبہ کے پاس آتے، یہاں بھی سات کنکریوں سے رمی کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔ اس کے بعد واپس ہو جاتے۔ یہاں آپ دعا کے لیے ٹھہرتے نہیں تھے۔ زہری کہتے ہیں: میں نے سالم سے سنا، وہ بھی اسی طرح اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے اور یہ کہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خود بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (بخاري، الحج، الدعاء عند الجمرتين، ح: 1753

اس حدیث میں ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنے کی مشروعیت کا ذکر ہے اور اس پر اجماع ہے کہ اگر کسی نے اسے ترک کر دیا تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا، مگر ثوری کہتے ہیں کہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا اور اگر دم (کفارہ) دے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سات کنکریوں سے رمی کرنا مشروع ہے۔ یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں جمروں کے نزدیک اتنی دیر تک کھڑے رہتے جتنی دیر میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہے۔

) اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس وقت دعا میں ہاتھ اٹھانا بھی مشروع ہے اور یہ بھی کہ جمرہ عقبہ کے پاس نہ تو قیام کیا جاتا ہے اور نہ دعا کرنا ثابت ہے۔ وہاں سے کنکریوں مارتے ہی واپس ہو جانا چاہیے۔ (فتح الباری

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

حج بیت اللہ کے احکام و مسائل، صفحہ: 488

محدث فتویٰ